مدینۃ المسیح

۱۶ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق تازہ ترین اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ لیکن ضعف زیادہ ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

برقی رو کے بند ہو جانے کی وجہ سے کل کا اخبار چھپ نہیں سکا۔

جلد ۳۵ | ۱۷ تبوک ۱۳۲۶ ہش | یکم ذیقعدہ ۱۳۶۶ھ | ۱۷ ستمبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۱۵

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک رؤیا

موجودہ حالات کے متعلق

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۲ دسمبر ۱۹۴۶ء کو خطبہ جمعہ میں ذیل کا رؤیا بیان فرمایا۔ جو الفضل ۱۸ دسمبر ۱۹۴۶ء میں چھپ چکا ہے۔ یہ رؤیا موجودہ حالات کے متعلق معلوم ہوتا ہے۔ (ایڈیٹر)

میں نے دیکھا کہ میں ایک مکان میں ہوں۔ جو ہمارے مکانوں سے جنوب کی طرف ہے۔ اور اس میں ایک بڑی بھاری عمارت ہے۔ جو کئی منزلوں میں ہے۔ اس کئی منزلہ عمارت میں میں بھی ہوں۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ یکدم غنیم حملہ کر کے آ گیا ہے۔ اور اس غنیم کے حملہ کے مقابلہ کے لئے ہم سب لوگ تیاری کر رہے ہیں۔ میں اس وقت اپنے آپ کو کوئی کام کرتے نہیں دیکھتا۔ مگر میں یہ محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں بھی لڑائی میں شامل ہوں۔ یوں اس وقت میں نے نہ توپیں دیکھی ہیں۔ نہ کوئی اور سامانِ جنگ۔ مگر میں سمجھتا یہی ہوں۔ کہ تمام قسم کے آلات حرب استعمال کئے جا رہے ہیں۔ اسی دوران میں میں نے محسوس کیا کہ وہاں پٹرول کا ذخیرہ ختم ہو گیا ہے۔ میں تیزی سے اتر کر نچلی منزل میں آتا ہوں اور کہتا ہوں۔ پٹرول ختم ہو گیا ہے۔ اس وقت میں خیال کرتا ہوں۔ کہ ہمیں پٹرول موٹروں کے لئے نہیں چاہیئے۔ بلکہ دشمن پر پھینکنے کے لئے پٹرول کی ضرورت ہے۔ چنانچہ مجھے کسی شخص نے بتایا۔ کہ نیچے ایک تہ خانہ ہے۔ جس میں پٹرول موجود ہے۔ اس پر ایک شخص اس تہ خانہ میں گیا۔ اور چھ گیلن پٹرول کی بیرل لیکر آ گیا۔ ساتھ ہی اس کے دوسرے ہاتھ میں ایک سیڑھی ہے۔ تا کہ سیڑھی کی مدد سے وہ اوپر چڑھ کر دشمن پر پٹرول پھینک سکے۔ یہ دونوں چیزیں اٹھا کر اس نے اوپر چڑھنا شروع کر دیا۔ اور اتنی تیزی سے وہ چڑھنے لگا۔ کہ یوں معلوم ہوتا تھا گر جائیگا۔ چنانچہ میں اسے کہتا ہوں۔ سنبھل کر چلو۔ ایسا نہ ہو گر جاؤ۔ اور خواب میں میں حیران بھی ہوتا ہوں۔ کہ یہ کیا بہادر آدمی ہے۔ کہ اس کے ایک ہاتھ میں چھ گیلن یعنی تیس سیر پٹرول ہے۔ دوسرے ہاتھ میں سیڑھی ہے۔ اور یہ اس بہادری سے چڑھتا چلا جاتا ہے۔ پھر یہ نظارہ بدل گیا اور مجھے یوں معلوم ہوا۔ کہ جیسے ہم اس مکان سے نکل آئے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ دشمن غالب آ گیا ہے۔ اور ہمیں وہ جگہ چھوڑنی پڑی ہے۔ باہر نکل کر ہم حیران ہیں۔ کہ کس جگہ جائیں اور کہاں جا کر اپنی حفاظت کا سامان کریں۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے کہا میں آپ کو ایک جگہ بتاتا ہوں۔ آپ پہاڑوں پر چلیں۔ وہاں اٹلی کے ایک پادری نے گرجا بنایا ہوا ہے۔ اور ساتھ ہی اس نے بعض عمارتیں بھی بنائی ہوئی ہیں۔ جنہیں وہ کرایہ پر مسافروں کو دے دیتا ہے۔ وہاں چلیں وہ مقام سب سے بہتر رہے گا۔ میں کہتا ہوں۔ بہت اچھا۔ چنانچہ میں گائیڈ کو ساتھ لے کر پیدل چل پڑتا ہوں۔ ایک دو دوست اور بھی میرے ساتھ ہیں۔ چلتے چلتے ہم پہاڑوں کی چوٹیوں پر پہنچ گئے۔ مگر وہ ایسی چوٹیاں ہیں جو ہموار ہیں۔ اس طرح نہیں کہ کوئی چوٹی اونچی ہو۔ اور کوئی نیچی۔ جیسے عام طور پر پہاڑوں کی چوٹیاں ہوتی ہیں۔ بلکہ وہ سب ہموار ہیں۔ جس کے نتیجہ میں پہاڑ پر ایک میدان سا پیدا ہو گیا ہے۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ایک پادری کالا سا کوٹ پہنے کھڑا ہے۔ اور پاس ہی ایک چھوٹا سا گرجا ہے۔ اس آدمی نے پادری سے کہا۔ کہ باہر سے کچھ مسافر آئے ہیں۔ انہیں ٹھیرنے کے لئے مکان چاہیئے۔ وہاں ایک مکان بنا ہؤا نظر آتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ پادری لوگوں کو کرایہ پر جگہ دیتا ہے۔ اس نے ایک آدمی سے کہا۔ کہ انہیں مکان دکھا دیا جائے۔ وہ مجھے مکان دکھانے کے لئے لے گیا۔ ایک دو دوست اور بھی ہیں۔ میں نے دیکھا کہ وہ کچا مکان ہے۔ اور جیسے فوجی بارکیں سیدھی چلی جاتی ہیں اسی طرح وہ مکان ایک لائن میں سیدھا بنا ہؤا ہے۔ مگر کمرے صاف ہیں۔ میں ابھی غور ہی کر رہا ہوں۔ کہ جو شخص مجھے کمرے دکھا رہا تھا۔ اس نے خیال کیا۔ کہ کہیں میں یہ نہ کہہ دوں۔ کہ یہ ایک پادری کی جگہ ہے۔ ہم اس میں نہیں رہتے۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری عبادت میں کوئی روک پیدا ہو۔ چنانچہ وہ خود ہی کہنے لگا۔ آپ کو یہاں کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ کیونکہ یہاں مسجد بھی ہے۔ میں نے اسے کہا۔ کہ اچھا مجھے مسجد دکھاؤ۔ اس نے مجھے مسجد دکھائی۔ جو نہایت خوبصورت بنی ہوئی تھی۔ مگر چھوٹی سی تھی۔ ہماری مسجد مبارک سے نصف ہوگی۔ میں اس میں چٹائیاں اور دریاں وغیرہ بچھی ہوئی تھیں۔ اسی طرح امام کی جگہ ایک صاف قالینی مصلیٰ بھی بچھا ہؤا تھا۔ مجھے اس مسجد کو دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ اور میں نے کہا۔ کہ ہمیں یہ جگہ منظور ہے۔ خواب میں میں نے یہ خیال نہیں کیا۔ کہ مسجد وہاں کس طرح بنائی گئی ہے۔ مگر بہرحال مسجد دیکھ کر مجھے مزید تسلی ہوئی۔ اور میں نے کہا کہ اچھا ہؤا۔ مکان بھی مل گیا اور ساتھ ہی مسجد بھی مل گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد میں باہر نکلا۔ اور میں نے دیکھا کہ اکا دکا احمدی وہاں آ رہے ہیں۔ خواب میں میں حیران ہوتا ہوں۔ کہ میں نے تو ان سے یہاں آنے کا ذکر پہلے کیا تھا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی۔
بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان سے چھپایا۔ اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

ان کو جو میرے یہاں آنے کا پتہ لگ گیا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ یہ کوئی محفوظ جگہ نہیں۔ چاہے یہ دوست ہی ہیں لیکن بہرحال اگر دوست کو ایک مقام کا علم ہو سکتا ہے۔ تو دشمن کو بھی ہو سکتا ہے۔ محفوظ مقام تو نہ رہا چنانچہ خواب میں میں پریشان ہوتا ہوں اور میں کہتا ہوں۔ کہ ہمیں پہاڑوں میں اور زیادہ دور کوئی جگہ تلاش کرنی چاہیئے۔ اتنے میں میں نے دیکھا۔ کہ شیخ محمد نصیب صاحب آ گئے ہیں میں اس وقت مکان کے دروازے کے سامنے کھڑا ہوں۔ انہوں نے مجھے سلام کیا میں ان سے کہا کہ لڑائی کا کیا حال ہے۔ انہوں نے کہا دشمن غالب آ گیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ مسجد مبارک کا کیا حال ہے۔ انہوں نے اس کا یہ جواب دیا۔ کہ مسجد مبارک کا حلقہ ابھی تک لڑ رہا ہے کہا مسجد مبارک کا حلقہ اب تک لڑ رہا ہے۔ تب کامیابی کی امید ہے میں اس وقت سمجھتا ہوں کہ ہم تنظیم کے لئے وہاں آئے ہیں اور تنظیم کرنے کے بعد دشمن کو پھر شکست دے دیں گے۔

اس کے بعد میں نے دیکھا کہ کچھ اور دوست بھی وہاں پہنچ گئے ہیں ان کو دیکھ کر مجھے اور پریشانی ہوئی اور میں نے کہا کہ یہ تو بالکل عام جگہ معلوم ہوتی ہے حفاظت کے لئے یہ کوئی خاص مقام نہیں۔ ان دوستوں میں ایک حافظ محمد ابراہیم صاحب بھی ہیں اور لوگوں کو میں پہچانتا نہیں صرف اتنا جانتا ہوں۔ کہ وہ احمدی ہیں۔ حافظ صاحب نے مجھ سے مصافحہ کیا اور کہا کہ بڑی تباہی ہے بڑی تباہی ہے پھر ایک شخص نے کہا کہ نیلے گنبد میں ہم داخل ہونے لگے تھے۔ مگر وہاں بھی ہمیں داخل نہیں ہونے دیا گیا۔ میں نے تو نیلا گنبد لاہور کا ہی سنا ہوا ہے۔ واللہ اعلم کوئی اور بھی ہو۔ بہرحال اس وقت بھی نہیں کہہ سکتا کہ نیلے گنبد کے لحاظ سے اس کی کیا تعبیر ہو سکتی ہے۔ البتہ اس وقت بات کرتے کرتے میرے دل میں خیال پیدا ہوا ہے کہ نیلا سمندر کا رنگ ہوتا ہے۔ ممکن ہے کوئی خلیج ایسی ہو جسے انگریز محفوظ سمجھتے ہوں مگر وہاں بھی تباہی ہو

اس کے بعد حافظ صاحب نے کوئی واقعہ بیان کرنا شروع کیا اور ایسے بڑی لمبی طرز سے بیان کرنے لگے جس طرح بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ بات کو جلدی ختم نہیں کرتے بلکہ اسے بلاوجہ طول دیتے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح حافظ صاحب نے پہلے ایک لمبی تمہید بیان کی اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ جالندھر کا کوئی واقعہ بیان کر رہے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ وہاں بھی بڑی تباہی ہوئی ہے اور ایک "منشی" کا جو غیر احمدی ہے اور پٹواری یا گرداور ہے۔ کاروبار ذکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ منشی جی ملے اور انہوں نے بھی اس طرح کہا۔ میں خواب میں بڑا ڈرتا ہوں کہ یہ موقعہ تو حفاظت کے لئے انتظام کرنے کا ہے بس اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ کوئی مرکز تلاش کیا جائے انہوں نے منشی جی کی باتیں شروع کر دی ہیں۔ چنانچہ میں ان سے کہتا ہوں کہ آخر ہوا کیا وہ کہنے لگے۔ منشی جی کہتے تھے کہ ہماری تو آپ کی جماعت پر ہی نظر ہے میں نے کہا بس اتنی ہی بات تھی تاکہ منشی جی کہتے تھے کہ اب ان کی جماعت احمدیہ پر نظر ہے یہ کہہ کر میں انتظام کرنے کے لئے اٹھا اور چاہا کہ کوئی مرکز تلاش کروں کہ میری آنکھ کھل گئی۔ خواب سے بیدار ہونے کے بعد اس کی تعبیر میرے ذہن میں یہ آئی کہ اس سے مراد کوئی مقامی فتنہ ہے۔ جس میں دشمن سے ہماری جماعت کو کوئی نقصان پہنچے گا۔ کیونکہ سارے نام اپنی جماعت سے تعلق رکھنے والے دوستوں کے ہی تھے۔

مناجات

ذیل میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ایک دعائیہ نظم شائع کی جاتی ہے۔ تاکہ احباب اسے ورد زبان بنا کر اللہ تعالےٰ کے فضل اور نصرت کو جذب کریں۔

لک الحمد یا ذا الجود والمجد والعلٰی — تبارکت تعطی من تشاء وتمنع

اے خدا سب تعریفیں تیرے لئے ہیں اے صاحب کرم و اقتدار و بزرگی والے — تو بابرکت ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے روک دیتا ہے

الٰہی لئن خیّبتنی او طردتنی — فمن ذا الذی ارجو ومن اتشفّع

اے میرے خدا اگر تو مجھے نامراد رہنے دے یا دھتکار دے — تو کون ہے جس سے میں بخشش کی امید رکھوں اور کون جس کو میں شفیع بناؤں

الٰہی لئن جلّت وجمّت خطیئتی — فعفوک عن ذنبی اجلّ واوسع

اے میرے خدا اگر میری خطائیں ظاہر اور زیادہ ہو گئی ہیں — تو تیری بخشش میرے گناہوں سے کہیں وسیع ہے

الٰہی لئن عذّبتنی الف حجّۃ — فحبل رجائی منک لا یتقطّع

اے میرے پروردگار اگر تو ہزار برس بھی مجھے عذاب دے — تو میری امید کی رسی پھر بھی نہیں ٹوٹے گی۔

الٰہی تری حالی وفقری وفاقتی — وانت مناجاتی الخفیۃ تسمع

اے میرے خدا تو میرے حال۔ میرے فقر و فاقہ سے آگاہ ہے — اور تو میری خاموش آرزوں کو سنتا ہے

الٰہی فلا تقطع رجائی ولا تزغ — فؤادی فلی فی باب جودک مطمع

اے خدا تو میری امید کو نہ توڑ اور میرے دل کو نہ پھیر — مجھے تیری بخشش سے امید کی نظر ہے۔

جھوٹی افواہیں

دنیا میں ہر قوم پر مصائب آتی اور گذر جاتی ہیں۔ اور کچھ عرصہ کے بعد وہ بالکل فراموش بھی ہو جاتی ہیں۔ جیسے وہ کبھی آئی ہی نہ تھیں لیکن سب سے زیادہ تکلیف وہ امر یہ ہوتا ہے۔ کہ مصائب ابھی آئی بھی نہیں ہوتیں یا ان کے ٹل جانے کے بہت سے مواقع ہوتے ہیں۔ مگر بعض عاقبت نا اندیش اور پست ہمت لوگ ان کے آنے سے قبل ہی جھوٹی افواہیں اور غلط خبریں پھیلا کر انہیں بڑا بھیانک رنگ میں پیش کر کے قوم کی قوت مقاومت کو ضعف پہنچانے کی قبیح حرکت کرتے ہیں۔ انکا یہ فعل دشمنوں کے لئے تو مستحسن ہو سکتا ہے مگر اپنے بھائی بندوں کی گردنوں پر چھری چلانے کے مترادف ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کفٰی بالمرء کذبا ان یحدّث بکل ما سمع کہ وہ شخص جو سنی سنائی بات کو آگے سناتا ہے جھوٹا ہے۔ اور تم اس کو منہ نہ لگاؤ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سنی سنائی بات کو آگے بیان کرنا جھوٹ قرار دیا ہے۔ پس مومنوں کو ہمیشہ اس قبیح حرکت سے مجتنب رہنا چاہیئے۔

زندہ خدا

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مندرجہ ذیل تحریر ایک کاغذ پر اس پلنگ سے ملی ہے جس پر آپ سردیوں میں سویا کرتے تھے۔ اس پر کوئی تاریخ درج نہیں۔ پلنگ پر متفرق خطوط وغیرہ پڑے تھے جو مارچ سے لیکر مئی تک کی تاریخوں کے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ یہ تحریر بھی اوائل ۱۹۴۷ء کی ہے۔

(خاکسار پیر صلاح الدین)

زندہ خدا وہ ہے۔ جو اپنے تئیں اپنے ملفوظ کلام کی وجہ سے بندوں پر ظاہر کرے۔

زندہ رسول وہ ہے۔ جس کی کامل اتباع سے طالبوں کو خدا تعالیٰ کا الہام و کلام ملے۔

زندہ کتاب وہ ہے۔ جس پر عمل کر کے وہ نتائج ملیں۔ جن کا اس کتاب نے وعدہ کیا ہے۔ یعنی کلام اور تائید و نصرت الٰہی۔

زندہ مذہب وہ ہے۔ جس کے پیرو خدا تعالیٰ کی طرف سے وقتاً فوقتاً الہامی تائید پا کر دوسرے مذاہب پر غالب رہیں اور لطور نمونہ ایسے مدعی ہر زمانہ میں پائے جائیں۔ غرض ان تمام الفاظ میں زندگی کا مفہوم کلام الٰہی کا پانا ہے۔ اور کلام الٰہی کا مفہوم لفظی پیشگوئیاں الٰہی تائید و نصرت اور قبولیت دعا ہے۔

صادقوں کو دشمنوں سے گھبرانا نہیں چاہئے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دشمن کا وجود بھی عجیب چیز ہے۔ اس کے ذریعے سے بہت سے حقائق اور حکمتیں ظاہر ہوتی ہیں کیونکہ وہ اپنی دشمنی میں حد سے بڑھ کر منصوبے کرتے ہیں اور ایذا رسانیوں کی فکر اور منصوبے کرتے ہیں اور صادقوں کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کا ہاتھ اس وقت ان کو صرف بچا لیتا۔ بلکہ ان کی تائید میں فوق العادت نشان ظاہر کرتا ہے۔ پس دشمنوں سے صادقوں کو کبھی گھبرانا نہیں چاہیئے۔ ہاں صبر اور استغفار

مبارک وہ جو آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈریں

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

یہ مت خیال کرو۔ کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو۔ جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ یہ بیج بڑھے گا۔ اور پھولے گا۔ اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے۔ اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے۔ تا خدا تمہاری آزمائش کرے۔ کہ کون اپنے دعوے بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا۔ وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا۔ اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا۔ تو اس کے لئے اچھا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک غیر مطبوعہ مکتوب

ذیل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک غیر مطبوعہ مکتوب کی نقل شائع کی جاتی ہے۔ جو ہمیں عزیزم سید محمد سعید سلیم سے دیکھنے کو ملا ہے۔ مگر اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ یہ حضور پرنور نے کس کے نام رقم فرمایا تھا۔ اس کے نیچے تاریخ بھی مرقوم نہیں۔ لیکن ایک اور [illegible] کاغذ پر جو اس [illegible] کے ساتھ منسلک ہے۔ ۱۳ اپریل ۱۹۰۷ء لکھا ہے۔ (خاکسار ملک فضل حسین)

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

افسوس یہ کہ گھر اس قدر عورتوں سے پر ہیں۔ کہ ایک بالشت جگہ بھی خالی نہیں بلکہ موجودہ عورتوں کے لئے بھی نہایت تنگی ہے۔ دوسرے میں دیکھتا ہوں کہ اس قصبہ میں اور جگہ بھی ملنا ناممکن ہے۔ کیونکہ طاعون کے کیس ہو رہے ہیں۔ اس لئے بہتر ہے۔ کہ اپنے لوگ بھی ان دنوں حرکت نہ کریں۔ ہاں اگر اس جگہ بھی طاعون کا زور ہو۔ تو اس جگہ سے باہر میدان میں گذارہ کر لیں۔ والسلام

(مرزا غلام احمد عفی عنہ)

مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے۔ اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے۔ اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی۔ اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی۔ اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔ وہ آخر فتحیاب ہوں گے۔ اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں۔ کہ جو لوگ ایمان لائے۔ ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں۔ اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے۔ کہ وہی ہیں۔ جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔

(الوصیت)

۴۳ نے یہ سب کچھ ایک معجزہ اور نشان قائم کرنے کے لئے کیا ہے۔ میں یہ الفاظ لکھ چکی ہوں۔ تو فوراً میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ اور اس وقت میری زبان پر یہ دعا ہے ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا رقیہ بی۔ اے۔ حال منٹگمری لاہور

کثرت سے کرنا چاہیئے۔ جس قدر مخالفت شدت سے ہو۔ اسی قدر خدا کی نصرت قریب آتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمکو ضائع نہیں کریگا

(ایک احمدی خاتون کا خواب)

ذیل کا خواب حضرت مولوی شیر علی صاحب نے لاہور سے ارسال فرمایا ہے۔ رقیہ بیگم صاحبہ بی۔ اے جنکا یہ خواب ہے حضرت مولوی صاحب موصوف کی نواسی ہیں۔

(ایڈیٹر)

"خواب میں دیکھتی ہوں۔ کہ رات کا وقت ہے۔ اچانک اس طرح معلوم ہوتا ہے گویا آسمان سے عذاب نازل ہونے لگا ہے سخت زلزلہ آیا ہے۔ اور آسمان پر سرخ رنگ کے بادل سے چھا گئے ہیں۔ جو بہت زیادہ گھنے نہیں ہیں۔ اس طرح معلوم ہوتا ہے۔ کہ سرخ رنگ کی آندھی آئی ہے۔ اور تمام غبار آسمان پر چڑھ گیا ہے۔ تمام لوگ بے چین ہو رہے ہیں۔ اور سخت تشویش اور اضطراب کی حالت میں اپنے گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے ہیں۔ اور کچھ گھروں سے باہر نکل کر ادھر ادھر دیوانوں کی طرح بھاگ رہے ہیں۔ کچھ زور زور سے رو رہے اور چیختے ہیں۔ اور بعض اونچی اونچی آواز میں دعائیں پڑھتے ہیں۔ ہمارے گھر کے اکثر افراد بھی چھت پر چڑھ گئے ہیں۔ اور ہماری نظریں شمال کی طرف ہیں۔ ہم آگ کے بنے ہوئے ہوائی جہاز دیکھتے ہیں جو نہایت تیزی سے ادھر ادھر اڑتے پھر رہے ہیں۔ اور ان سے آگ کے شعلے گر رہے ہیں۔ میں اس وقت اس طرح محسوس کرتی ہوں گویا ہمارے دم گھٹ رہے ہیں۔ ہم سخت تکلیف کی حالت میں ہیں۔ اور ہم ایسے عذاب کی لپیٹ میں آ چکے ہیں کہ اب بچنا مشکل ہے لیکن پھر اچانک میرے دماغ میں خیال آتا ہے اور میں ان سے جو میرے پاس کھڑے ہیں کہتی ہوں۔ کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے پیارے مسیح پر ایمان لائے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ یہ عذاب ساری دنیا پر نازل ہوا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ ہمیں بچائے گا۔ اگر ہمارے لئے ایسے حالات پیدا نہ ہوتے۔ تو دنیا ایک نشان کس طرح دیکھتی۔ اللہ تعالیٰ

پاکستان میں انڈیا کا ڈپٹی ہائی کمشنر

نئی دہلی ۱۳ ستمبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر دی وشوا ناتھن آئی۔سی۔ایس پاکستان میں انڈیا کے ڈپٹی ہائی کمشنر مقرر ہوئے ہیں۔ آپ کا ہیڈ کوارٹر کراچی میں قائم ہوگا۔ آپ آج بعد دوپہر عازم کراچی ہوگئے۔

مشرقی پاکستان کے کابینہ میں توسیع

ڈھاکہ ۱۳ ستمبر۔ خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم مشرقی بنگال نے اعلان کیا ہے کہ مشرقی بنگال کی وزارت میں مزید توسیع کردی گئی ہے۔ نئے وزراء کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔ (۱) مسٹر عبد الحمید سلہٹ (۲) مسٹر حسن علی دیناپور (۳) سید محمد افضل (بیرو پور) بار لیاں۔ (۴) مسٹر حبیب اللہ بہادر (سیکرٹری پراونشل مسلم لیگ) نئے وزراء ۱۵ ستمبر کو صبح دو بجے حلف وفاداری اٹھائیں گے۔ خواجہ ناظم الدین نے مزید اعلان کیا۔ کہ وزارت میں اقلیتوں کے نمائندے بھی لئے جائیں گے۔ جن کے ناموں کا اعلان بعد میں کیا جائیگا۔ اس کے علاوہ ڈپٹی لیڈر اور چیف وہپ اور مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے دوسرے عہدہ داروں کا اعلان بھی بہت جلد کر دیا جائیگا۔

لاہور میں ہیضہ کی وباء

لاہور ۱۴ ستمبر۔ قصور میں ہیضے کی وبا زور پکڑ چکی ہے۔ وہاں کوئی چھ سو کے قریب نفوس اس موذی مرض کا شکار ہو چکے ہیں۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ اس وقت ایک ہزار سے اوپر مریض کالرہ کیمپ میں زیر علاج ہیں۔ قصور کے بعد ہیضے کی وبا اب لاہور میں بھی پھوٹ پڑی ہے۔ کل لاہور شہر کے مختلف حصوں اور پناہ گزینوں کے دونوں کیمپوں میں ہیضے کی ۷۰ وارداتیں ہوئیں۔ ان میں ۱۴ مہلک ثابت ہوئیں۔ لاہور سٹی کارپوریشن کے محکمہ صحت وصفائی کی طرف سے عوام کو ٹیکے لگانے کی مہم زور شور سے جاری ہے۔

پاکستان میں روئی کی فصل

لاہور ۱۳ ستمبر۔ ملک فیروز خاں نون نے ایک بیان میں یہ تجویز پیش کی ہے۔ حکومت پاکستان کو روئی کی تمام فصل خریف خرید کر روئی بیلنے کے ان کارخانوں کو اپنی نگرانی میں چالو کرا دینا چاہیئے۔ جنہیں ان کے مالک چھوڑ گئے ہیں۔ ہمیں جنوبی افریقہ سے کوئلہ منگوانا پڑیگا۔ کیونکہ بنگال کا کوئلہ مغربی پاکستان تک پہنچنے نہیں دیا جائیگا۔ اب سے تین ماہ بعد روئی کی فصل جمع ہو جائیگی۔ مگر کپاس بیلنے کے کارخانے کوئلہ نہ ہونے کی وجہ سے بند ہیں۔ ہندو مالکان کارخانہ جات اور بینکر پاکستان سے چلے گئے۔ اگر روئی کا ذخیرہ کر کے رکھی گئی۔ تو آگ لگنے کے علاوہ اس کے خراب ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

پناہ گزینوں کیلئے مزید لاریاں

لاہور ۱۵ ستمبر:۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے کل ایک اعلان میں عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنے ٹرک لاریاں سٹیشن ویگن اور جیپ کاریں پناہ گزینوں کو مشرقی پنجاب سے لانے کے لئے حکومت کو دیں۔ کیونکہ حکومت کے جو ٹرک اور گاڑیاں اس کام پر لگی ہوئی ہیں وہ ناکافی ہیں۔

قادیان میں پناہ گزینوں کا بے پناہ ہجوم

معلوم ہوا ہے۔ کہ اس وقت ارد گرد کے مسلمان دیہات سے جو پناہ گزین قادیان میں جمع ہیں۔ ان کی تعداد ۵۰ ہزار کے لگ بھگ ہے۔ یہ مسلمان جن میں بہت بڑی تعداد عورتوں اور بچوں کی ہے۔ نہایت بے لبسی کی حالت میں قادیان کے مختلف میدانوں۔ فیلڈوں۔ رستوں اور دوسری خالی جگہوں میں ڈیرے ڈالے بیٹھے ہیں۔ اسی تعداد کے اندر وہ حصہ بھی شامل ہے۔ جو جماعت کی مختلف پبلک عمارتوں اور پرائیویٹ گھروں میں اترا ہوا ہے۔ ان میں سے ایک کافی تعداد کو جن کی خوراک کا کوئی انتظام نہیں۔ جماعت کی طرف سے رسد یا کھانے کی صورت میں امداد دی جارہی ہے مگر ظاہر ہے کہ موجودہ ذخیرے کے پیش نظر اس سلسلہ کو زیادہ دیر تک لمبا رکھنا ناممکن ہے۔ اس کے علاوہ موسم کو دیکھتے ہوئے اور پناہ گزینوں کی کثرت کی وجہ سے عدم صفائی کی کیفیت پر نظر رکھتے ہوئے وبائی امراض کے پھیلنے کا بھی اندیشہ ہے۔ لہذا حکومت کو چاہیئے کہ ان پناہ گزینوں کو جلد سے جلد پاکستان کے علاقہ میں بھجوانے کا انتظام کرے۔

قافلے کے ساتھ کافی مسلح ملٹری کا ہونا بھی نہایت ضروری ہے۔ نیز رستے کی منزلوں کے لئے خوراک کا تسلی بخش انتظام بھی ہونا چاہیئے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت کے ارباب حل و عقد اس نہایت درجہ ضروری کام کی طرف فوری توجہ فرمائیں گے۔

دہلی کے پناہ گزینوں کی حالت

کراچی ۱۵ ستمبر۔ مسٹر جناح نے ایک پریس نوٹ میں دہلی کے فرقہ وارانہ فسادات کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ دہلی میں پناہ گزینوں کی حالت نہایت دگرگوں ہے۔ اور ان میں سے اکثر کے پاس نہ پہننے کو کپڑا ہے۔ اور نہ قوت لایموت۔ حکومت کو فوری طور پر مظلوموں کی امداد کرنی چاہیئے

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی کا اعلان

نئی دہلی ۱۳ ستمبر:۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی نے اعلان کیا ہے۔ کہ کرپان پر جو پابندی چار روز سے لگائی گئی تھی۔ اسے دور کر دیا گیا ہے۔ اور سکھوں کو اجازت دے دی گئی ہے کہ وہ ۹ انچ تک کی کرپان باندھ کر چلیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اعلان میں بتایا ہے کہ کرپان پر پابندی اس وقت لگائی تھی۔ جب حالات بہت خراب تھے۔ حکومت کا مقصد اس سے سکھوں کے مذہبی احساسات کو مجروح کرنا نہیں تھا بلکہ ناجائز اسلحہ پر قبضہ کرنے کی اور اب چونکہ حالات بھی بہتر ہو گئے ہیں۔ اس لئے اس پابندی کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

ہندوستان کے علمی ادارے

لکھنؤ ۱۶ ستمبر: مسٹر جی بی کھیر نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ آئندہ تعلیمی اداروں کے نام فرقہ وارانہ نوعیت کے نہ ہوں گے۔ یعنی اس سے یہ ظاہر ہو کہ یہ ہندوؤں کا سکول ہے یا مسلمانوں کا۔ بلکہ وہ سب صرف انڈین سکول کہلائیں گے۔